صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 23 اکتوبر 2020ء بمطابق 05 ربیع الاوّل 1442 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ O عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ O فِیۡهَا فَاکِهَةٌ ۙ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ‘Leave applications’: ملک بادشاہ صالح صاحب، آج کے لئے؛ جناب شفیع اللہ خان صاحب، آج کے لئے؛ ملک شاہ محمد خان وزیر، آج کے لئے؛ ڈاکٹر امجد علی صاحب، آج کے لئے؛ فیصل امین گنڈاپور، آج کے لئے؛ اکبر ایوب خان، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان، آج کے لئے؛ محترمہ بصیرت خان صاحبہ ایم پی اے، آج کے لئے؛ بلاول آفریدی صاحب، آج کے لئے؛ سید احمد حسین شاہ صاحب، آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، آج کے لئے؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، آج کے لئے؛ مومنہ باسط صاحبہ، آج کے لئے؛ بابر سلیم سواتی صاحب، آج کے لئے؛ سلطان محمد خان صاحب لاء منسٹر، آج کے لئے؛ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، آج کے لئے؛ جناب شہرام خان صاحب ترکئی، آج کے لئے؛ جناب حاجی انور حیات خان، آج کے لئے؛ محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، آج کے لئے؛ جناب محب اللہ خان وزیر صاحب، آج کے لئے؛ جناب سردار محمد یوسف زمان صاحب، آج کے لئے؛ جناب سراج الدین صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: ‘Panel of Chairmen’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a ‘Panel of Chairmen’ for the current session:

1. Mr. Liaqat Ali Khan;
2. Ms: Asia Asad;
3. Mr. Pir Fida Muhammad; and
4. Mr. Inayatullah Khan.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: ‘Committee on Petitions’: In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a ‘Committee on Petitions’ comprising the

following Members under the Chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Pir Fida Muhammad;
2. Mr. Shah Faisal Khan;
3. Mr. Wajid Ullah Khan;
4. Mr. Abbas-ur-Rehman;
5. Sahibzada Sanaullah; and
6. Mr. Shakeel Bashir Umarzai.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی آنریبل اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی صاحب! پہلے تو میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ After a long absence، بیماری کی وجہ سے آپ اس ہاؤس میں نہیں آ سکے، آج آپ آئے ہیں میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں (تالیاں) جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج چونکہ آپ کے چیمبر میں ہماری اور آپ کی میٹنگ بھی ہوئی بڑی خوشگوار ماحول میں اور کچھ ایسی باتیں تھیں جن کو ہم نے بعد میں رکھا جو آج میں کرنے والا تھا، چونکہ وہ آپ کے ذہن میں اور آپ کے رفقاء کے سامنے میں نے بیان کیں اور اس پر آپ نے کہا کہ ان شاء اللہ رات کو چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا اور Detailed جو باتیں ہیں، ان پر پھر سوموار کو دوبارہ آپ کے ساتھ دوبارہ ہم بیٹھک کر لیں گے۔ سپیکر صاحب، چونکہ یہاں پر اس ملک میں جو وباء آئی ہے کورونا، یقین جانیئے وہ انتہائی تشویشناک ہے، ابھی بھی دوبارہ سر اٹھا رہی ہے اور اس کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان بھی ہوا معیشت کو بھی، صوبوں کو بھی، وفاق کو بھی، اور پہلے بھی جب یہ وباء آئی تو مجھے چیف منسٹر نے فون کیا کیونکہ اس وقت ہمارا احتجاج تھا اور ہم نے کچھ فیصلے کئے تھے کہ ہم جائیں گے اور وہاں پر پی ایم آفس کے باہر احتجاج ہوگا اور جب اس نے فون کیا کہ یہ قومی مسئلہ ہے، میں نے کہا کہ ہمارا اور آپ کا شریک ہے اور میں نے اسے کہا بھی کہ جس طرح آپ چاہتے ہیں کہ پوری اپوزیشن کی ساری جماعتیں بذات خود میں اپوزیشن لیڈر ہم آپ کے ساتھ ہیں، بھرپور جس طریقے سے آپ ہمیں استعمال کرتے ہیں، ہماری جماعتوں کو استعمال کرتے ہیں، یہ ہمارا اور آپ کا مشترکہ مسئلہ ہے، شکر ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے کرم کیا لیکن ابھی جو میں کل پرسوں سے سن رہا ہوں کہ لاک ڈاؤن اور سمارٹ لاک ڈاؤن کی باتیں ہو رہی ہیں لیکن یہ ہاؤس یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ جو بھی

یہاں پر حکومت ہو اور وہ جو فنڈ استعمال کرے، وہ پورے صوبے کے عوام کے ٹیکسوں سے آتا ہے اور پھر اس پر گورنمنٹ کے ممبران کا بھی حق ہوتا ہے کہ بات کر لیں اور پوچھیں اور اپوزیشن کا بھی، ایک ایسی خبر جو میں نے وفاق میں جو انچارج ہے کورونا کا، وہ نام میں بھول گیا، اس نے بات کی کہ ہر ایک بیمار پہ 25 لاکھ روپے خرچ آیا، ابھی تک تو اس کی دوائی ویکسین بھی نہیں ہے، دوائی بھی نہیں ہے اور میرا بیٹا جو ایم این اے ہے، وہ خود بھی اس کشمکش میں اللہ تعالیٰ نے بچا لیا کورونا سے، اس لئے میں نے پھر مجبوراً اپنے گھر کو ہاسپیٹل کیا، میرا جو چچازاد تھا، آپ کے ساتھ یہاں پر ایم پی اے تھا اعظم خان درانی، وہ بھی اس کشمکش میں تھا تو ڈاکٹروں نے مجھے کہا کہ ہسپتال نہ لے جائیں ہم آپ کے گھر میں تین کمروں کا ہسپتال بناتے ہیں، ادھر آپ یہ سامان خریدیں اور میں نے خود اپنا سامان خریدا، ادھر ہم نے علاج شروع کیا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ورنہ میں خود بھی سیریس بیمار تھا اس وقت اور اس کو سنبھالنا بھی تھا۔ ابھی میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ آپ جب شام کو جائیں گے وزیراعلیٰ صاحب کے پاس کہ وہ ہمیں بتادیں کہ کورونا پہ اس صوبے میں کتنے اخراجات ہوئے ہیں جو کہ بیماروں پہ ہوئے ہیں، آیا واقعی جو Statement ہے وفاق کے بڑے ذمہ دار آدمی کا کہ 25 لاکھ روپے ایک بیمار پہ آیا ہے، ابھی وہ کس طرح خرچ ہوئے ہیں؟ جس چیز کی دوائی نہ ہو، جس کے لئے صرف Azomax، Ponstan اور Paracetamol یہ دوائی کھانی ہو، تو وہ تو سب سے سستی دوائی ہے جو میں نے گھر میں دیکھی جو استعمال ہو رہی ہے۔ تو ایک میری تجویز ہے کہ ہماری یہاں پر جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں، ایک ایک نمائندہ میں ان کی طرف سے دے دوں گا، جو بھی وہ جماعت مجھے دیتی ہے، ایک میں خود ہو جاؤں گا اور ایک میں اپنی جماعت سے اس لئے لوں گا کہ میں زیادہ چونکہ ڈاکٹروں نے منع کیا ہے کہ آپ نے زیادہ کام نہیں کرنا ہے، میں کوشش کر رہا ہوں کہ جتنا بھی ممکن ہو، کر سکوں، اور آپ ایک حکومت میں سے بنادیں، حکومت کی ٹیم بنادیں اتنی ہی، اور پھر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں اور یہ دیکھیں کہ واقعی جو اخراجات ہیں، وہ اس صوبے کے عوام پر ہوئے ہیں یا نہیں؟ آیا اس میں کوئی گڑبڑ والی بات تو نہیں ہے کہ درمیان میں فنڈ کا بھی ضیاع ہو اور اس پر کام بھی نہیں ہوا۔ دوسرا میرے ساتھ کچھ لوگوں نے رابطہ کیا تھا کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ آپ کا جو آدمی فوت ہوا ہے، ہم آپ کو دو لاکھ یا ایک لاکھ روپے دے دیں گے ہم اس کو کورونا میں لکھ دیں گے، اس پر بھی وہ کمیشن پھر ڈیٹیل سے بات کرے گا، ایک تکلیف ہے پورے صوبے کے عوام کو کہ واقعی یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے، باتیں بھی ہوتی ہیں، میڈیا میں بھی آتی ہیں، پریس میں بھی آجاتی ہیں، تو ایک مسئلہ پوری قوم کا ہے، کیونکہ ابھی یہ دوبارہ، خدانہ کرے ابھی

میری خود چھوٹی چھوٹی نرسری میں پوتیاں ہیں، جو سکول جاتی ہیں، سکول کی فیس ہے 20 ہزار روپے لیکن ایک دن ان کو پڑھاتی ہیں پورے ہفتے میں، ابھی مجھے یہ معلوم نہیں کہ ایک دن یہ بیماری اس کو باہر رکھتے ہیں کہ اس کو نہ لگے اور پھر پورا ہفتہ چھٹی ہوتی ہے، ہفتے میں صرف ایک دن، میں جب رات کو گھر آیا تو میں نے بچی کو بلایا کہ آپ کتنی کلاسیں لے رہی ہیں، اس نے کہا کہ ابا جی صرف جمعرات کو، جو اس سے چھوٹی ہے، اس نے کہا کہ منگل کو صرف، جب فیس 20 ہزار کی ہو، ہفتے میں ایک دن حاضری ہو تو یہ کورونا تو ایک دن میں بھی لگنی والی ہے اور سات دن میں بھی لگنی والی ہے، اس پر بھی ہم آپس میں ذرا بات کر لیں گے کہ اس مسئلے پر، یہ میری نہیں ہے، یہ تو میں گھر کی بات کر رہا ہوں، یہ پوری قوم کی بچیاں ہماری بچیاں ہیں، یہ بیٹے ہمارے بیٹے ہیں، یہ سب کے ہیں، یہ ذمہ دار لوگ بیٹھے ہیں، اپنی اپنی جو بھی پارٹی ہے، پارٹی کی بات الگ ہے لیکن ذمہ داری جو ہے ان بچوں کی یہ سب پر ہماری ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت ٹھیک ہو۔ اچھا جی اس کے بعد عجیب سی باتیں آ رہی ہیں کہ بی آر ٹی کی بس جا رہی ہے اور آگ لگ جاتی ہے، پہلی بار 65 سال کی عمر میں سن رہا ہوں کہ جاتی ہوئی بس میں آگ لگ جاتی ہے، پوری قوم تشویش میں ہے، صوبے کے عوام تشویش میں ہے، شکر ہے کہ لوگ جل نہیں گئے ہیں اور دروازے کھل گئے ہیں اور بھاگ گئے ہیں۔ ابھی یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی میں نے یہاں پر گزارش کی تھی کہ ایک کمیشن بنایا جائے اپوزیشن کا اور گورنمنٹ کا اور یہ تحقیقات کریں کہ دو سال پہلے بسوں کی خریدنے کی ضرورت کیا تھی جبکہ آپ کا روڈ میپ نہ ہو، آپ کی کوئی کھڑی کرنے والی جگہ نہ ہو، دو سال اپنی گاڑی کو اپنے گھر کے باہر کھڑی کرو، میں آپ سے سوال کرتا ہوں سپیکر صاحب، اس کو سٹارٹ بھی نہ کریں، اس پر ژالہ باری بھی ہو، وہ دھوپ میں بھی ہو، وہ بارش میں بھی ہو اور وہاں پر اس کے لئے کوئی کھڑی ہونے کی جگہ بھی نہ ہو، ابھی میں سن رہا ہوں کہ اس میں ریت کی بوریاں رکھی ہیں اور اس پر وزن کا اندازہ کر رہے ہیں کہ یہ کتنا وزن اٹھا سکتی ہے۔ جو گاڑی آتی ہے، جو لفٹ ہوتی ہے، لفٹ کے ساتھ ہوتا ہے کہ 9% اس میں جا سکتے ہیں یا 10% یا 20% جو لفٹ ہے، بسوں پر ہم نے کبھی یہ نہیں دیکھا ہے کہ کہیں زیادہ آدمی چڑھ گئے تو اس میں آگ لگ جائے گی، اس میں جو آپ وہاں پر ہاتھ کھڑا کر کے پکڑتے ہیں تو وہ اس لئے ہوتی ہے کہ زیادہ لوگ آ جائیں اور اس میں سیٹیں بھی اس لئے نہیں لگاتے ہیں کہ اس میں پچاس کی بجائے سو بندے آ جائیں۔ ابھی اگر دوبارہ، ایک اور بھی رپورٹ کمیشن میں میں پیش کروں گا کہ جو اصل کمپنی ہے، اس کے ساتھ بات نہیں کی گئی اور ایک ایسی کمپنی تھی جو بالکل اس لیول کی نہیں تھی، اس کے ساتھ یہ Agreement کیا، یہ

بھی اس کمیشن میں آ جائیں گی، یہ بھی آ جائے گا کہ کیبنٹ نے ایک بل بھیجا ہے ہمارے پی ڈی اے کو کہ آپ کے ٹک ٹک سے ہمیں تکلیف پہنچی ہے، یہ تین کروڑ روپے ہمیں اس لئے بھیجیں کہ ہمیں تکلیف تھی کیونکہ ہم سے گزرتی تھی اور ہم اس سے بے آرام ہیں۔ یہ پہلا بل میں دیکھ رہا ہوں، اپنی زندگی میں اس طرح بل میں نے نہیں دیکھا ہے کہ میرے گاؤں کے سامنے روڈ بن رہی ہے اور اس پہ بسیں چلتی ہیں اور اس سے میں بے آرام ہوں اور میں اس کی قیمت مانگوں، یہ بھی پہلی بار میں نے دیکھا، سنا ہے۔ حقیقت کمیشن میں آئے گی کہ ڈالر میں جو واپسی ہے وہ نہیں ہوتی روپے میں ہوتی ہے اور اس کا جو Agreement ہے، اس میں 20% ڈالر میں ہم واپس کر رہے ہیں ابھی۔ اس وقت ڈالر تھا 104 روپے اور بعد میں چلا گیا 167 پہ، آپ نے جو لون لیا ہے، اس لون کے بعد جو دیتے ہیں وہ آپ 167 یا 164 یا 152 پہ دیں گے۔ ابھی آپ ذرا یہ بھی معلوم کر لیں کہ وہاں پر جو کام ہو رہا تھا اس میں، یہاں کا جو ڈی جی تھا اس وقت، آیا 'سب کنٹریکٹر' اس کا بھائی نہیں تھا؟ اور کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ اس سٹیل مل سے آپ لیں گے، تو یہ ساری باتیں اس کمیشن میں آ جائیں گی اور جب آ جائیں گی تو ہم تو کچھ نہیں کر سکتے، یہ آپ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ممبر زیادہ رکھیں اس میں، یہ بھی اس صوبے کے ہیں، یہ بھی یہ نہیں چاہیں گے کہ ہمارا ضیاع ہو۔ اگر کسی نے نقصان کیا ہے، اس کی ذمہ داری میں اس پہ کیوں ڈالوں یا محمود جان پہ کیوں ڈالوں یا لودھی صاحب پہ کیوں ڈالوں، جس کی ہے اس پہ آ جائے گی۔ تو یہ چار پانچ چیزیں جو ہیں ایک کورونا کی، ایک ایجوکیشن میں ابھی جو سسٹم چل رہا ہے، اس پہ اگر آپ اس طرح کرتے ہیں کہ پرائیویٹ سکولوں کے جو صدر ہیں، اس کو بھی بلائیں اور گورنمنٹ کے اور اپوزیشن کے ممبران بھی اس کے ساتھ بٹھا دیں اور اس کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیں کہ اگر ایک دن میں وہاں پر آپ کورونا کا انتظام کر سکتے ہیں تو پورے ہفتے کا کیوں نہیں کر سکتے۔ ایجوکیشن انتہائی ضروری ہے اس صوبے کے عوام اور ملک کے لئے، چھ سات مہینے سکول بند رہے یہ بہت بڑا نقصان ہے، کالج بند رہے، یونیورسٹی بند رہی، ابھی جب کھلے ہیں، اگر اس کو کوئی تشویش ہے ہم اس کے ساتھ ہیں، اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ وجہ ہے ہم اس لئے ایک دن کرتے ہیں اور دوسرے دن نہیں کر سکتے، تو یہ تین چیزیں میں نے آج کے ایجنڈے پہ زیادہ میں بات بھی نہیں کر سکتا اور ان شاء اللہ سوموار کو جب آئیں گے تو کچھ اور چیزیں ہیں، ابھی جب اجلاس جاری ہو تو اس میں ہم اس کی نشاندہی کرتے جائیں گے۔ عاطف خان کو میں آنے پر مبارکباد دیتا ہوں، میں بھی نہیں تھا اور یہ بھی نہیں تھا تو جب آئے ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی اور یہ سپیکر صاحب، ذرا آپ نے، ابھی میں نے وہاں پر بھی

آپ کو بات کی کہ آپ کی چیئر بڑی احترام کی ہے اور آپ ایک پل کا کردار ادا کر رہے ہیں، ہم نہیں چاہیں گے کہ ماحول خراب ہو، ہم نہیں چاہیں گے کہ اس اسمبلی میں کوئی ایسی بات ہو جس سے میرے کسی ممبر کو بھی کوئی تکلیف اس کی ذہن کو پہنچے لیکن جو میرا فرض ہے As an Opposition Leader، وہ میں مجبوری سے ادا کر رہا ہوں، اس انداز سے میں نے، آپ کا میرے ساتھ بڑا عرصہ رہا ہے، میں تلخی والا آدمی نہیں ہوں میں ہنسنے والا ہوں لیکن جب حدود کراس ہو جاتے ہیں تو آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان کو کہیں کہ حدود کراس نہ کریں اس کو ہم خوشی سے چلائیں گے اور جو بھی ایسی باتیں ہیں، اس طرف سے آدمی بیٹھیں اس سے آپ بٹھا دیں جو بھی ہمارے یہاں پر لوگ ہیں، ان شاء اللہ ہم سب نے مل کر ان چیزوں کا تدارک کرنا ہے اور کوشش ہونی چاہیئے کہ احترام کا رشتہ ہو، اس صوبے کی جو روایات ہیں، اس صوبے کی جو بھی ہماری خوبصورت روایات ہیں ہم اس کو، آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب ممبران کا کہ انہوں نے بڑی تسلی سے میری باتیں سنیں اور ان شاء اللہ مزید پھر سوموار کو دوبارہ یہاں پر جب آپ اجلاس بلائیں گے تو، میں یہ ایک اور بھی گزارش کروں گا کہ چونکہ دن تو پورے نہیں ہو رہے ہیں آپ کی اپنی مجبوری تو ہے لیکن میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر آج ہم نے اجلاس بلایا ہے تو کل چھٹی ہے، ہم ٹی اے ڈی اے لیں گے، پرسوں بھی چھٹی ہے ہم پیسے لیں گے، پھر ہم لے لیں گے سوموار کو، پھر ہم لے لیں گے منگل کو، پھر بدھ اور جمعرات دوبارہ چھٹی ہو گی، پھر جمعہ کو ہو گا اور جمعہ کے بعد پھر اتوار کو دوبارہ چھٹی ہو گی تو یہ بھی وہ ایجوکیشن والی بات ہو رہی ہے جس کا میں ایک گنتی کر رہا ہوں کہ اس پر بھی آپ نظر ثانی کریں کہ اس صوبے کے وسائل کا ضیاع نہ ہو۔ بہت بہت شکریہ۔

تحاریک استحقاق

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Durrani Sahib. Item No. 06 'Privilege Motions': Mr. Liaqat Ali, MPA, to please move his privilege motion No. 95 in the House.

<u>جناب لیاقت علی خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ میں بار بار پریویلج اس لئے لے کر آتا ہوں کہ میرے ضلع کے ساتھ لوگ زیادتی کرتے ہیں اور وہ لوگ کریمنل لوگ ادھر بھیجتے ہیں تو پھر وہ تو مسائل بناتے ہیں، اس لئے پھر مجھے مجبوراً لے کے آنا پڑتا ہے۔

میں نے ڈی ای او فیمیل دیر لوئر کو اپنے حلقہ کے کچھ مسائل جو کہ سکولوں سے متعلق تھے، ان کو بار بار فون کیا لیکن مذکورہ ڈی ای او فیمیل نے ایک بار بھی میرے فون سننا گوارہ نہیں کیا۔ اس کے متعلق

میں بذات خود ڈائریکٹر ایجوکیشن کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی کہ ڈی ای او فیمیل لوئر دیر نے میرا فون نہیں اٹھایا اور میرے حلقے کے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتی۔ جس کے بعد میں نے ڈائریکٹر صاحب ایجوکیشن کے سامنے بھی فون ملایا لیکن بدستور میرے فون کو Attend نہیں کیا۔ مذکورہ ڈی ای او فیمیل جو کہ پشاور کے گردونواح سے تعلق رکھتی ہے اور دیر لوئر ڈیوٹی دینے سے نالاں ہے جو کہ وہاں سے اپنی ٹرانسفر کے لئے مختلف حربے استعمال کر رہی ہے اور وہ لوگوں کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتی ہے۔ ڈی ای او فیمیل کے اس اقدام سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری استحقاق کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: جناب سپیکر! جو لیاقت صاحب نے بات کی ہے، دیکھیں یہ تو بہت پہلے بھی گورنمنٹ کہہ چکی ہے کہ جتنے بھی آفیسرز ہیں، جو Elected لوگ ہیں، ان کو سنا کریں، ان کو عزت دیا کریں، ان کی بات کیونکہ ان کی اپنی بات نہیں ہوتی عوام کی بات ہوتی ہے وہ نمائندگی کرنے جاتے ہیں، یہ بدقسمتی ہے کہ کچھ آفیسرز وہ اتنا لائٹ لے لیتے ہیں، انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ تو یہی ہے کہ جی میرا موبائل Silent تھا اور اس کے بعد مجھے ویسے کرنا تو یہ چاہیئے تھا کہ واپس جواب دینا چاہیئے تھا لیکن میں نہیں دے پائی تو یہ تو ایک الگ Excuse ہے لیکن میرے خیال سے یہ ہونا نہیں چاہیئے جناب سپیکر، یہ اب جس نے تحریک پیش کی ہے، اس کے اوپر ہے کہ وہ Excuse accept کرتے ہیں جو انہوں نے دی ہے کہ جی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے آئندہ ایسا نہیں ہو گا، اگر یہ Excuse یہ Accept کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر نہیں کرتے ہیں تو جو بھی ان کی خواہش ہے اگر یہ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں تو ہم اعتراض نہیں کریں گے اس لئے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو بھی ممبر ہو چاہے اس سائیڈ سے ہو یا اس سائیڈ سے ہو ان کو عزت ملنی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لیاقت خان!

<u>جناب لیاقت علی خان</u>: سپیکر صاحب! اس نے آج تک یہ گوارہ نہیں کیا کہ مجھے ایک سنگل فون بھی کیا، اس نے بالکل آج تک اس کو کچھ اہمیت ہی نہیں دی تو مہربانی ہو گی کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 97 may be referred to the Privilege Committee? Those who are

in favour of it, 95 sorry not 97, privilege motion No. 95 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion No. 95 is referred to the Privilege Committee.

فیصل زیب صاحب نے، وہ نہیں ہے آج، ان کا وہ ڈیفر، اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں فیصل زیب صاحب کے پریولج موشن کو، ڈیفر کی ریکویسٹ کی انہوں نے، ریکویسٹ کی ہے ڈیفر کرنے کی، ڈیفر، ڈیفر کرتا ہوں۔ Mr. Muhammad Idrees Sahib MPA, to please move his privilege motion No. 104 in the House۔ آج سرکاری لوگوں کی پریولج آگئے ہیں۔ Ji Idrees Sahib! To please move.

جناب محمد ادریس: تھینک یو، تھینک یو سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے PK-62 تحصیل جہانگیرہ میں خوشحال خان خٹک کے نام سے ایک لائبریری ہے، اس میں ایک پوسٹ خالی تھی، جولائی 2020 میں وہاں کے مقامی باشندوں نے اس پہ درخواست، Application دی تھی، ڈیپارٹمنٹ ہے ہائرایجوکیشن اور ظاہر اللہ نام ہے ڈائریکٹر آرکائیوز کا، اس کو میں نے کئی دفعہ فون کیا ہے کہ سر، آپ یہ لوگ، مقامی لوگ ہیں، ان کو اپوائنٹ کرلیں باہر کے لوگوں کو نہ کریں۔ سر، وہ مجھے تقریباً تین ساڑھے تین مہینے تاریخ پہ تاریخ دیتا رہا ہے کہ اگلے ہفتے کرلوں گا، اگلے ہفتے کرلوں گا لیکن اس نے نہیں کی، آخر اکتوبر میں اس نے دوسری تحصیل سے بندے کو اٹھا کے ادھر تحصیل جہانگیرہ میں، تحصیل نوشہرہ سے اٹھا کے تحصیل جہانگیرہ میں بھرتی کیا ہے، جب دوبارہ میں نے ان سے بات کی کہ یہ تو آپ نے غلط کیا ہے کہ مقامی لوگوں کو آپ کو بھرتی کرنا چاہئیے تھا۔ سر، انہوں نے کہا کہ یہ میرا اختیار ہے، توہین آمیز لہجے میں اس نے کہا کہ یہ میرا اختیار ہے میں جس کو بھرتی کروں آپ کا کیا ہے اس میں۔ سر، اس سے صرف نہ میری بلکہ پورے ایوان کی توہین ہوئی ہے۔ میری ریکویسٹ ہوگی سر، کہ آپ اس کو پریولج کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کا پورا پتہ چلے کہ کیوں اس نے اس طرح لہجہ استعمال کیا ہے ایوان کے ایک معزز نمائندے کے ساتھ۔

جناب سپیکر: اوکے۔ شوکت یوسفزئی صاحب، جی کامران بنگش صاحب، یس یہ تو آپ سے Related ہے۔ کامران بنگش صاحب!

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر، میں ادریس خٹک صاحب کے جو Concerns ہیں، انہوں نے ڈسکس کیا تھا میرے ساتھ اس معاملے کو اور جو ڈائریکٹر

صاحب کی طرف سے ان کے ساتھ رویہ تھا وہ بھی ٹھیک نہیں تھا اور انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ بھی قابل برداشت نہیں ہے۔ تو میں ان کو یہ ایشورنس تو دیتا ہوں کہ ہم Departmentally اس کی انکوائری کر رہے ہیں اور اس پورے Matter کو، ہم اپنے لیول پہ بھی اس کے خلاف ایکشن لیں گے اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ اس کو پریولج کمیٹی کو پیش کیا جائے تو میں اس کو بھی سپورٹ کرتا ہوں یہ ناقابل برداشت ہے کہ منتخب نمائندگان کے ساتھ اگر اس طرح کی بات ہوتی ہے، وہ جس سائیڈ سے بھی ہو یا ٹریژری بنچز یا اپوزیشن سے یہ کسی صورت قابل برداشت نہیں ہے تو میں ان کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, motion No. 104 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion No. 104 is referred to the Privilege Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attentions': Item No. 08. Miss. Humaira Khatoon MPA, to please move her call attention notice No. 1351 in the House.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ حیات آباد کا شمار پشاور کے سب سے پوش اور جدید رہائشی علاقے میں ہوتا ہے جس کے لئے مین یونیورسٹی روڈ اور رنگ روڈ کے راستے آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ شہر میں بی آر ٹی منصوبے پر کام کے بعد خیبر ایجنسی، طورخم اور افغانستان کے لئے کمرشل ٹرانسپورٹ، ٹرک، ٹریلرز اور دیگر ہیوی ٹریفک مین یونیورسٹی روڈ کی بجائے تمام ٹریفک رنگ روڈ کے راستے حیات آباد سے گزر کر مین جمرود روڈ سے گزرتی ہیں جس کی وجہ سے دن رات ٹریفک کا 'جام' معمول بن چکا ہے جبکہ طلبہ و طالبات اور ملازمت پیشہ افراد کو تعلیمی اداروں اور دفاتر آنے جانے میں شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حیات آباد کے رہائشی علاقے میں کمرشل ٹرانسپورٹ کی نقل و حرکت کی وجہ سے ٹرانسپورٹروں اور علاقہ مکینوں کے مابین لڑائی جھگڑوں سمیت حادثات معمول بن چکے ہیں۔ لہذا

حکومت فوری طور پر اس عوامی مسئلے کا نوٹس لے اور حیات آباد سے کمرشل ٹریفک اور دیوہیکل ٹریلرز کی آمدورفت فی الفور بند کرنے کے احکامات جاری کرے۔

جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک دو تجاویز ہیں پہلے۔ ایک بات تو یہ عرض کرنی ہے کہ یہ جو کال اٹینشن ہے، اس پہ میرا ایک سال ہوا ہے میں نے اس کو جمع کیا ہے تو آپ کے توسط سے سیکرٹریٹ سے یہ درخواست ہے کہ کم از کم عوامی ایشوز کو Streamline کرکے اس کو اگر پہلی ترجیح میں لایا جائے تو کم از کم مسائل جو ہیں وہ فوری حل کی طرف آئیں گے لیکن اب اس میں جو بڑا مسئلہ ہے، وہ یہ ہے کہ یہ کمرشل گاڑیاں ملک کے مختلف حصوں سے ہمسایہ ملک افغانستان جاتی ہیں جو کہ رنگ روڈ سے ہوتے ہوئے حیات آباد کے راستے سے انڈسٹریل اسٹیٹ اور ان علاقوں کو Touch کرکے پھر افغانستان کے بارڈر کے ذریعے خیبر اور طورخم سے جاتے ہوئے ادھر جاتی ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ رنگ روڈ ورسک روڈ سے ناصر باغ روڈ تک راستے میں جمرود روڈ تک جو Route ہے، اس کی تعمیر جلد مکمل کی جائے جس کے لئے حالیہ بجٹ میں رقم بھی مختص کی گئی ہے جبکہ پشاور نادرن بائی پاس جس کا پہلا فیز جی ٹی روڈ تا چارسدہ روڈ مکمل ہو چکا ہے۔ اگر نادرن بائی پاس کے دوسرے سیکشن چارسدہ روڈ تا جمرود سیکشن پر کام ترجیحی بنیادوں پر شروع کیا جائے تو اس کی تعمیر سے حیات آباد میں آبادی کے اندر بھاری اور کمرشل گاڑیوں کے داخلے سے پیدا شدہ مسائل ختم ہو سکتے ہیں بلکہ اس روڈ سے پشاور مکمل طور پر پاک افغان مرکزی شاہراہ پر چلنے والی ہیوی ٹریفک کی رش سے محفوظ ہو گا اور جی ٹی روڈ اور موٹروے سے افغانستان کی گاڑیاں نادرن بائی پاس کے ذریعے، راستے سے ہوتے ہوئے جمرود روڈ پہنچیں گی اور آبادی میں ٹریفک کا رش جو ہے وہ ختم ہونے کا باعث بنے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: جناب سپیکر! یہ ایشو انہوں نے جو بتایا ہے تھوڑا بہت ایشو تو ہے لیکن جو بی آر ٹی کی بات کی، بی آر ٹی بن چکی ہے، اس کا جو کنسٹریشن ورک ہے وہ مکمل ہے، 24 کو ان شاء اللہ کل سے دوبارہ آغاز ہو رہا ہے اس کا اور کچھ جو انہوں نے متبادل Routes کی بات کی بالکل اس پہ غور ہو سکتا ہے کیونکہ شہر جو ہے وہ Congested ہوتا جا رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: صحیح ہے کہ Already پیسے Allocate ہو گئے ہیں، اس کام کو Expedite کروا دیں تاکہ حیات آباد کے اندر سے گزرنے کی بجائے وہ باہر سے چلے جائیں۔

وزیر محنت وثقافت: سر، یہ اس پہ غور ہو سکتا ہے کیونکہ ظاہر ہے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور سارے پی ڈی اے وغیرہ مل کے ہی کریں گے۔ میں صرف ایک گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، یہ جو بی آر ٹی کے حوالے سے تھوڑی بہت جو Confusion آئی ہے، یہ اس طرح ایشو نہیں تھا، یہ ایک موٹر کنٹرولر ہوتا ہے بی آر ٹی کے بس کے اندر، اس کا جو Flow تھا کرنٹ کا، وہ زیادہ تھا اس میں، اس کو چینج کر دیا گیا، اس کو Modify کر دیا گیا۔ اب یہی ایک چھوٹی سی Fault تھی، اس کی وجہ سے یہ جو واقعات ہوتے رہے تین چار پانچ بسوں کے ساتھ آئندہ ان شاء اللہ اس طرح نہیں ہو گا، وہ Fault معلوم ہو چکا ہے اور جو انہوں نے بات کی قیمت بڑھانے کی کہ جی اب یہ قیمت بڑھ گئی ہے، ڈالر کی قیمت بڑھ گئی ہے تو ابھی ہے نہیں، میں اس پہ بات کرنا چاہتا تھا کہ جناب سپیکر، یہ تو کوئی پہلا Loan نہیں ہے پاکستان میں کہ ہم نے Loan لیا ہے اور ڈالر کی قیمت چڑھ گئی تو ابھی ہمیں زیادہ، یہ تو میرے خیال سے اس پہ بات ہونی چاہیئے تو 30 ہزار ارب کا جو قرضہ لیا گیا تھا، اس پہ جو قیمت چڑھی ہے ڈالر کی، اس کا کیا حشر ہوا ہو گا اور وہ پیسے لگے ہیں کہاں پہ۔ چونکہ ہمارا تو معلوم ہے ہم نے اگر لیا ہے Loan تو وہ جو بی آر ٹی بن چکی ہے، اس پہ لگا ہے وہ سارا، سب کچھ معلوم ہے اور ہم ایک ایک چیز کی ایک ایک پائی کا حساب دینے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ بھی ہمیں بتایا جائے کہ وہ 30 ہزار ارب کہاں لگے ہیں؟ کیونکہ قوم وہ بھی معلوم کرنا چاہتی ہے کیونکہ اس کا Burden آج ہم مہنگائی کی صورت میں برداشت کر رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں اس پہ اگر بحث ہوتی ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1427، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اپنا یہ Slogan دکھاؤں گی کہ یہ Stop violence against the children، آج کل یہ جو Slogan ہے اور اس کو ہم، تمام ممبران سے بھی درخواست کروں گی اور تمام خواتین سے بھی یہ درخواست کروں گی کہ اس کو Hashtag کے طور پہ اس Trend کو تمام ملک میں پھیلائیں تاکہ اس کی Awareness جو ہے تو وہ ضرورت ہو جو کہ میں نے اپنے ہاتھ پہ لکھا ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک بہت بڑا اہم مسئلہ ہے۔

میں اس معزز ایوان کی توجہ اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ محکمہ پولیس کے کیڈٹ لاء انسٹرکٹر آفسران محکمہ پولیس کے زیر تربیت آفسران کی ذہن سازی اور تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے

ہیں۔ محکمہ پولیس کے سٹینڈنگ آرڈر نمبر 11، سال 1987 اور صوبائی اسمبلی سے منظور شدہ ایکٹ نمبر سال 04-2005 میں کیڈٹ لاء آفسران ایکٹ کے تحت کیڈٹ لاء انسٹرکٹر آفسران کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا جو ابھی تک رائج ہے باوجود اس کے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے آؤٹ آف ٹرن پروموشن حاصل کرنے والے پولیس آفسران کے بارے میں فیصلے کو بنیاد بنا کر اور اس فیصلے کی غلط تشریح کر کے ان آفسروں کی سروس اور پروموشن کو متنازعہ بنایا جاتا رہا ہے حالانکہ اس فیصلے کا اطلاق کسی بھی طرح ان آفیسرز پر نہیں ہوتا کیونکہ ان کو مذکورہ ایکٹ کے تحت تحفظ حاصل ہے۔ لہذا میں اس معزز ایوان کے سامنے جملہ کیڈٹ لاء آفسران کی دردمندانہ اپیل پیش کرتی ہوں کہ محکمہ پولیس کے مورال کو قائم رکھنے کی خاطر انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی گورنمنٹ کی جانب سے منظور شدہ ایکٹ نمبر V، سال 2005 کے قانون پر عملدرآمد کرنے کا حکم صادر فرماتے ہوئے کیڈٹ لاء انسٹرکٹر آفسران کو آؤٹ آف ٹرن پروموشن کی فہرست سے نکالنے کا حکم صادر فرمایا جائے اور محکمانہ طور پر مندرجہ بالا ایکٹ کو بھی تحفظ فراہم کیا جائے جو کہ پولیس ٹریننگ کے لئے انتہائی اہم اور موزوں قانون ہے۔

جناب سپیکر صاحب، میں نے اگر آپ کے پاس موجود ہو تو یہ باقاعدہ کاپی موجود ہے۔ آپ اگر اس کو دیکھیں تو یہ جناب عباس خان صاحب تھے ہمارے انسپکٹر جنرل آف پولیس، 1987 میں ایک ایکٹ پاس ہوتا ہے اور اس میں یہ تمام چیزیں آتی ہیں پھر میں زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کروں گی۔ یہ جو کیڈٹس ہیں، یہ وہ ہوتے ہیں جو ہنگو میں جاتے ہیں اور یہ فائیو ٹاپ پوزیشنز پہ آتے ہیں اور یہ تین سال کے لئے وہاں پہ یعنی ٹریننگ دیتے ہیں اور یہ ان تمام پی ایس پی آفسران سے بہتر آفیسرز ہوتے ہیں کہ جن کو مطلب یہ کہ لاء کا پتہ ہوتا ہے جو اپنا کام ایمانداری سے کرتے ہیں جو کہ ایک بہترین کیڈٹ جو ہوتا ہے وہ فائیو میں آتا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ جو دو ہمارے آئی جیز تھے جو ہم نے 2017 کا ایکٹ پاس کیا پولیس اصلاحات کے بارے میں، ایک تو 2005 میں ہو گیا جو کہ درانی صاحب کی حکومت میں ہوا تھا اور اس میں آپ نے یہ ایشو اٹھایا تھا، آپ کی مہربانی میں یہ بتاتی چلوں اور درانی صاحب کی حکومت میں یہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں یہ بل پاس ہوا تھا کہ یہ کیڈٹس جو ہیں تو اس کی آؤٹ آف ٹرن پروموشن نہیں ہیں، یہ جو ہیں تو باقاعدہ طور پہ ان کو اس قانون میں تحفظ دیا گیا ہے۔ آؤٹ آف ٹرن پروموشن وہ ہوتی ہے جو کسی کے Blue-eyed ہوتے ہیں یا جیسا کہ سندھ اور پنجاب میں ہیں کہ ان کو بغیر کسی اس کے ترقی دی جاتی ہے جو کہ کسی کے منظور نظر ہوتے ہیں لیکن یہ قانون ہمارے اس صوبے میں لاگو اس لئے نہیں ہوتا کہ

ہماری اس اسمبلی نے ان کیڈٹس کو 2005 اور 2017 میں باقاعدہ طور پہ Safe کیا ہوا ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی آئی جی صاحب کو کوئی نہ کوئی ایسا شخص ہے کہ جو ان کو مس گائیڈ کر رہا ہے اور مس گائیڈنس کے طور پہ انہوں نے دو ضلعوں میں ڈی پروموشن کا جو ہے، یہ 3200 لوگ ہیں، 3200 لوگوں میں کچھ لوگ شہادت پا چکے ہیں، کیا ان کی قبروں پہ وہ ڈی موشن کا جو آرڈر جائے گا اور پھر اس میں ایک اور بات آتی ہے کہ جو شہادت پا چکے ہیں، جب سوات میں Militancy تھی، وہاں پہ یہی کیڈٹس جو تھے، وہ اپنی خدمات انجام دے رہے تھے۔ جب وزیرستان میں Militancy تھی، یہی کیڈٹس وہاں پہ اپنی خدمات انجام دے رہے تھے۔ میں چاہتی ہوں آپ سے رولنگ میں اتنا بڑا وہ نہیں پڑھ سکتی ہوں کہ میں آپ کو بتاؤں، ہمارے دو آئی جیز نے ایک صلاح الدین صاحب نے، ایک نعیم صاحب نے اور ان دونوں آئی جیز کے پاس جب یہ لوگ گئے تو انہوں نے اس کو مسترد کر دیا کہ ہاں سپریم کورٹ کا فیصلہ ہمارے ان کیڈٹس پہ وہ نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ آؤٹ آف ٹرن پروموشن نہیں ہیں، یہ کیڈٹس اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر یعنی پانچ کیڈٹس جو ہیں وہ پورے ہنگو میں جو ہے وہ آتے ہیں۔ تو ان کیڈٹس کے لئے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور آپ کی رولنگ مجھے چاہیئے ہوگی کہ اس کو آئی جی صاحب کو یہاں سے آپ رولنگ دیں کہ مہربانی کریں کہ جب تک کمیٹی اس کو Thrash out نہیں کرتی ہے، اس کو مطلب لاء ڈیپارٹمنٹ Thrash out نہیں کرتا، جب تک ایڈوکیٹ جنرل سے اس پہ ہم Opinion نہیں لیتے ہیں، جب تک یہ تمام فیصلہ نہیں آجاتا، اس کو جو ہے تو وہ روکے رکھیں، آپ نے ان کو ٹیلیفون بھی کیا تھا لیکن اس ٹیلیفون کے بعد بھی انہوں نے لسٹیں تیار کی ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر! میں بار بار یہی کہتی ہوں کہ بیوروکریسی کو اور پولیس کے ان جو بڑے بڑے آفسران کو ان کو نتھ ڈالیں کیونکہ یہ 22 گریڈ کے لوگ ہوتے ہیں اور ہم 23 کے لوگ ہیں، سپیشل ہمیں گریڈ دیا گیا ہے۔ We are، یہ پارلیمنٹ سپریم ہے، ہم سپریم نہیں ہیں ہماری پارلیمنٹ سپریم ہے، ہماری پارلیمنٹ نے جب دو ایکٹ پاس کر لئے اور ان کو تحفظ دے دیا تو پھر کون ہے کہ جو ان لوگوں کو کس کے کہنے پہ ڈی موٹ کیا جا رہا ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور جناب سپیکر، اس میں ان شہید بچوں کا کیا ہوگا کہ جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد، شہادت پانے کے بعد ان کو تو پولیس سے لیا گیا ہے، ان کے اس معاوضے کا کیا ہوگا کہ جو ان کو معاوضہ دیا گیا ہے، کیا قبروں پہ ہم نوٹس بھجوائیں گے کہ ان کو ڈی موٹ، اور اس سے مورال پوری

طریقے سے پولیس کا ڈاؤن ہو جائے گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ آئی جی کو بلایا جائے اور اس سے پوچھا جائے۔ تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Who will respond please?

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): سر!

Mr. Speaker: Shaukat Yousafzai will respond.

وزیر محنت وثقافت: سر! یہ انہوں نے جو بات کی ہے یہ بالکل Genuine بات کی ہے، اس میں بہت سارے لوگ متاثر ہوئے ہیں لیکن سپریم کورٹ کی طرف سے ایک Decision آیا ہے، اس میں جو زیادہ ہے چونکہ ابھی ہمارے پاس لاء منسٹر صاحب ہے نہیں، یہ لاء اس کو جانا چاہیئے، باقاعدہ اس کو جو آیا ہے یہ جو سپریم کورٹ کا حکم ہوا ہے، یہ اس پہ لاگو ہوتا ہے یا نہیں، کیونکہ اس وقت بہت بڑی تعداد ہے پولیس آفیسرز کی جن میں بہت شدید تشویش پائی جارہی ہے اور مجھ سے بھی اور میرے خیال سے سارے جتنے بھی ہمارے حکومتی ممبران ہیں، اپوزیشن کے ممبران سے رابطے ہو رہے ہیں کہ جن کو پروموشن ملی ہے، اب ان کو اگر واقعی ڈی موٹ کیا جائے گا۔ اس میں بڑے بڑے ایسے آفیسرز ہیں جنہوں نے قربانیاں دی ہیں جو دہشتگردی کے دوران فرنٹ لائن پہ رہے ہیں، اس طرح جو شہید ہوئے ہیں۔ تو میرے خیال سے اس کو صرف لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجا جائے تاکہ وہ دیکھیں کہ آیا یہ سپریم کا جو Decision ہے، یہ اس پہ آرہا ہے یا نہیں آرہا ہے کیونکہ جو پولیس کے لوگ ہیں زیادہ تر، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے، ہم پہ لاگو نہیں ہو رہا ہے لیکن جو آئی جی پی صاحب ہے، ان کا آفس کہہ رہا ہے کہ لاگو ہو رہا ہے۔ تو میرے خیال سے بہتر یہ ہے جس طرح انہوں نے کہا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا خیال ہے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی حوالے کرنے بعد Thrash out ہو جائے۔

وزیر محنت وثقافت: بالکل بھیجنا چاہیئے سر۔

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے، ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ان آئی جی پیز کے جو ہیں صلاح الدین صاحب کا بھی ہے کہ جس میں انہوں نے صاف لکھا ہے کہ یہ ہم پہ لاگو نہیں ہوتا اور یہ نعیم صاحب کا بھی آرڈر ہے کہ جس میں وہ کہتے ہیں کہ یہ لاگو نہیں ہوتا ہے۔ اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ میں بھجوایا جائے، وہاں پہ Thrash out ہو، وہاں پہ آئی جی پی صاحب کو بھی بلایا جائے، وہاں پہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلایا جائے، وہاں پہ ایڈوکیٹ جنرل کو بھی بلایا جائے اور وہاں پہ ہمارے جو پیچیدہ قانون کو سمجھنے والے لوگ ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ان کو بھی بلایا جائے تاکہ وہ اس بات کو اور ہمارے 3200 لوگوں کی جو ہمارے 3200 جو کیڈٹس ہیں، اگر وہ چلے گئے تو ہمارا مورال بالکل ڈاؤن ہو جائے گا۔ تھینک یو جناب۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1427, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee on Home and Tribal Affairs? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Call Attention No. 1427 is referred to the concerned Committee.

اور ساتھ ہی میں آئی جی صاحب کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ Till the decision of this Committee یہ جو چیز ہے، اس کو Immediately stop کر دیں، کسی کو اس کی زد میں نہ لایا جائے، Wait till the decision of this Standing Committee۔ عنایت اللہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہوا ہے۔ جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے۔ سر، آپ نے اخبارات میں دیکھا ہو گا کہ جلال آباد کے اندر ویزا کے لئے لائن میں لگے ہوئے لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی اور اس میں کوئی گیارہ خواتین سمیت پندرہ افراد شہید ہوئے، جاں بحق ہوئے۔ Sir, we share a border with Afghanistan, we share culture with Afghanistan، افغانستان کے ساتھ Religion جو ہے وہ شیئر کرتے ہیں اور Divided families ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ میں خود بارڈر ایریاز سے Belong کرتا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ Divided families کتنی تکلیف سے لوگ گزرتے ہیں، یعنی ایک بہن کی یہاں شادی ہے اور دوسری کی ادھر شادی ہے، ماں ادھر ہے اور بیٹی ادھر ہے اور اس طرح Divided families ہیں اور Divided tribes ہیں، اس لئے یہاں آنا جانا تو ہو گا اور آنا جانا اگر حکومت Facilitate نہیں کرے گی تو اس کے نتیجے میں یہ ہو گا۔ اس کے نتیجے میں جو حکومت کے Efforts ہیں کہ افغانستان کے مسئلے کا، قضیے کا حل نکلے، اس کے نتیجے میں لوگوں کے اندر Discontent بڑھے گی اور یہ تکلیف ان سرحدی علاقوں کے اندر بہت زیادہ Feel کی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس سے پہلے بھی تصاویر میڈیا اور سوشل میڈیا پہ چلی تھی کہ کس طرح کی تکلیف

لوگوں کو ویزے کے حصول میں ہو جاتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے ہمارے لئے بڑا افسوسناک ہے اور سچی بات یہ ہے کہ افغانوں کے اندر Already ہمارے حوالے سے ایک عدم تحفظ موجود ہے، افغانوں کے اندر ایک شکایت موجود ہے۔ سچی بات یہ ہے، یہ بات تو نہیں کہنی چاہیئے، سکھ برادری ہمارے بھائی ہیں، ان کے لئے اگر کرتارپور 'کوریڈور' بناتے ہیں، بڑی جلدی بناتے ہیں لیکن ہم اپنے ہم مذہب کلچر اور پختون بھائیوں کو Facilitate نہیں کرتے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ اس لئے میں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ مسئلہ ابھی اٹھایا ہے اور ایک قرارداد ڈرافٹ کی ہے میں حکومت کے ساتھ شیئر کرتا ہوں اور آپ مجھے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ شوکت صاحب کے ساتھ بیٹھ کے شیئر کریں پھر لے آئیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: کس کے ساتھ ؟

<u>جناب سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب کے ساتھ بیٹھ کے شیئر کرلیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شوکت یوسفزئی صاحب کے ساتھ میں بیٹھ کے قرارداد کو فائنل کرتے ہیں اور اس پہ قرارداد یہاں سے وہ کرتے ہیں کیونکہ بہت بڑا واقعہ ہے، سچی بات یہ ہے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: کرلیں آپ۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جیلخانہ جات مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Introduction of Bill': Item No. 09. Minister for Higher Education, to please introduce the Prisons (Amendment) Bill, 2020 on behalf of Minister for Law in the House.

<u>Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Higher Education)</u>: Thank you Mr. Speaker, I on behalf of honourable Chief Minister move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 10 'Consideration of the Bill': Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

<u>Special Assistant for Higher Education</u>: Thank you Mr. Speaker! I on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber

Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 34 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 34 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 34 of the Bill may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 34 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill. Item No. 11. 'Passage Stage': Minister for Higher Education, to please move that the Khybar Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be passed.

Special Assistant for Higher Education: Thank you Mr. Speaker----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ کے لئے بات کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! آپ نے پبلک پرائیویٹ سیکٹر کا بل وہ کیا ہے تو سر، اس کو اگر ٹھیک کر لیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی کیا، کیا چیز؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ نی جو بل کا کہا ہے وہ Prisons کا کہا ہے۔

جناب سپیکر: Prisons لیکن وہ پہلے ہو گیا ہے نا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں لیکن انہوں نے پبلک پارٹنرشپ کا انھوں نے بولا ہے۔

جناب سپیکر: پہلے والے میں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی۔ پبلک پارٹنرشپ والا جی۔

جناب سپیکر: اس کو Correct کر لیا جائے، وہ پہلے والا Prisons Bill تھا اور، ٹھیک ہے، Very Good اور یہ اب جو ہے تو یہ دوسرا بل ہے، اس کو Correct کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی ہاں جی۔ بالکل ٹھیک ہے۔ تھینک یو جی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Special Assistant for Higher Education: Thank you Mr. Speaker! I on behalf of the honourable Chief Minister move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership Bill, 2020, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جی میڈم! پوائنٹ آف آرڈر؟ ہاں جی، Rule relax کرنے کی درخواست کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Rabia Basri: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I wish to move that rule 124 may please be suspended under rule 240 to move the resolution.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Ji Madam Come.

قرارداد

محترمہ رابعہ بصری: جی۔ سپیکر صاحب! یہ اسمبلی اس امر کی پرزور مذمت کرتی ہے کہ مورخہ 16 اکتوبر 2020 کو گوجرانوالہ میں پی ڈی ایم کے جلسے سے بذریعہ ویڈیو لنک لندن سے خطاب کرتے ہوئے میاں نواز شریف نے پاکستان کے اعلیٰ اداروں اور ان کے سربراہان پر بے بنیاد الزامات لگائے جس سے ملکی سالمیت اور ملکی اداروں کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا۔ یہ اسمبلی اس طرح کے لغو الزامات کی نہ صرف مذمت کرتی ہے بلکہ یہ سفارش کرتی ہے کہ ایسے اقدامات کو روکا جائے اور ملک کو نقصان پہنچانے والی تقاریر و الزامات پر بروقت کارروائی کی جائے تاکہ ملک خداداد پاکستان کے دشمنوں کو خوش ہونے اور دشنام طرازی

کا موقع نہ مل سکے۔ مزید براں اسی طرح کراچی جلسے کا مقصد بھی اداروں کو نشانہ بنانا تھا۔ لہذا پی ڈی ایم ریاستی اداروں کی مخالفت بیانیہ سے گریز کرے اور غور کرے، اسے ترک کرے اور پاکستان کی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔

یہ بہت ضروری ہے سر، کہ اس طرح کی تقاریر کو روکا جائے، ہم سب اس بات کی مذمت کرتے ہیں کہ ہمارے اداروں کو اسی سے برا بھلا کہا جائے اور ہمارے اداروں کو شدید نقصان پہنچایا جائے۔ پی ڈی ایم کا یہ ایجنڈا ہے کہ اداروں کی ساکھ کو نقصان پہنچایا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by majority. The sitting is adjourned till Monday, 02:00 pm.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 26 اکتوبر 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)